اس رمضان کو انسانیت، بنی نوع انسان اور اسلام کے دفاع کا رمضان بنادیں

دنیا کی طاقتیں تکبّر پر اور مذہبی طاقتیں عجز پر منحصر ہوتی ہیں اس مضمون کو خوب اچھی طرح سمجھ لیں

اس وقت مغرب کے پاس شرّ پھیلانے کی جو طاقت ہے ویسی طاقت تاریخ میں کسی قوم کو عطا نہیں ہوئی

روزنامہ الفضل ربوہ
خطبہ نمبر ۱۹
ایڈیٹر: نسیم سیفی
فون ۴۴۹
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جلد ۷۶/۴۱ | سوموار ۷۔ شوال ۱۴۱۱ھ، ۲۲۔ شہادت ۱۳۷۰ہش، ۲۲۔ اپریل ۱۹۹۱ء | نمبر ۹۰

سورۂ فاتحہ کو اپنی کشتی بنائیں اور اس میں ذاتِ باری تعالیٰ کے بے کنار سمندر کی ہمیشہ ہمیش کیلئے سیر کریں

خطبہ جمعہ فرمودہ سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔ بتاریخ ۱۵۔ امان ۱۳۷۰ہش (۱۵۔ مارچ ۱۹۹۱ء) بمقام بیت الفضل۔ لندن

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

رمضان — گناہوں کو جلا دینے والی بھٹّی

"ابھی دو روز تک رمضانِ مبارک کا مہینہ شروع ہونے والا ہے۔ جس طرح حضرت اقدس محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم نے مدینے کو بھٹی کی طرح قرار دیا جس میں زنگ آلود لوہا جب لوٹایا جاتا ہے تو اس کا زنگ، اس کی آلودگیاں جل کر خاک ہو جاتی ہیں اور صاف شفاف ہو کر دوبارہ باہر نکلتا ہے، اسی طرح وقت کے لحاظ سے رمضان کا ظرف بھی بھٹی کا حکم رکھتا ہے اور رمضان کے لفظ میں بھی گرمی اور شعلوں کی تیزی اور بھسم کر دینے والے معنی پائے جاتے ہیں۔ پس ان معنوں میں رمضان کا مہینہ ہمارے گناہوں، ہماری آلودگیوں، ہماری گذشتہ غفلتوں کو جلانے کا کام دے گا۔ اگر ہم اپنے آپ کو اس مہینے کے حضور پیش کر دیں۔ اور مہینے کے حضور پیش کرنے میں ایک یہ بھی مضمون شامل ہے کہ اپنے مختلف پہلوؤں کو بدل بدل کر اس مہینے کے سامنے رکھیں۔ جس طرح ایک انسان جب آگ پر کوئی چیز بھونتا ہے تو اس کے پہلو بدلتا رہتا ہے۔ ورنہ ایک پہلو جو آگ کے دوسری طرف ہو وہ ٹھنڈا رہ جاتا ہے۔

پس رمضانِ مبارک میں بھی انسان کو اپنی بدیاں تلاش کر کے مختلف پہلوؤں سے رمضان کے حضور پیش کرنی چاہئیں اور اس پہلو سے اگر آپ غور کریں تو آپ کو یوں لگے گا کہ جیسے انسان اس مہینے میں ہمیشہ کروٹیں بدلتا ہوا، مختلف پہلوؤں سے خدا سے التجائیں کرتا ہوا، مختلف زاویہ ہائے نظر سے اپنی کمزوریوں کا مطالعہ کرتا ہوا مسلسل ایک نئی کیفیت کے ساتھ گزرتا چلا جائے گا۔ یعنی رمضانِ مبارک میں یہ ممکن نہیں کہ ایک ہی کیفیت سے داخل ہوں اور اسی کیفیت سے باہر آئیں بلکہ ہر روز ایک نیا مضمون آپ پر ظاہر ہوتا چلا جائے گا۔ ہر روز رمضانِ مبارک کی نئی برکتیں آپ کی آنکھوں کے سامنے ظاہر ہوتی رہیں گی اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے اگر اس طرح آپ جستجو اور محنت سے اس مہینے سے گزریں گے تو ایک نیا وجود پا کر نکلیں گے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔

جب نکل جاتے ہیں تو پھر واپسی کا دَور بھی شروع ہو جایا کرتا ہے اور اسی رمضانِ مبارک میں یہ بھی دعا کرنی چاہیئے کہ جس مقام سے چلے تھے اگلے رمضانِ مبارک میں داخل ہوتے وقت اُس مقام پر نہ پہنچ چکے ہوں اور بلکہ خطرہ ہے کہ اس سے نیچے نہ گر چکے ہوں۔ بسا اوقات یہ ہوتا ہے کہ ایک انسان رمضانِ مبارک میں سے نیک نیّت کے ساتھ گزرتا ہے۔ جدّوجہد کے ارادے لے کر داخل ہوتا ہے۔ پھر اسے اپنے ارادوں کو عمل میں ڈھالنے کی توفیق بھی ملتی ہے اور وہ رمضان سے بہت کچھ پاتا ہے اور بہت بدیاں کھو کر اس مہینے سے باہر آتا ہے۔ لیکن جب وہ باہر آتا ہے تو پھر از سرِ نَو وہی غفلتوں کا دَور شروع ہو جاتا ہے اور وہی سستیاں جن کے نتیجے میں جگہ جگہ گندگی جمع ہونی شروع ہو جاتی ہے (عود کر آتی ہیں) ایسی صورت میں بعض دفعہ یہ خطرہ ہوتا ہے کہ آئندہ رمضان کے وقت انسان اپنے آپ کو اس سے بدتر حالت میں پائے جس حالت میں گذشتہ رمضان میں داخل ہوا تھا۔ پس رمضان کے یہ جو دو کنارے ہیں ان کے مضمون کو ہمیشہ پیشِ نظر رکھنا چاہیئے۔ داخل ہونے والا جو کنارہ ہے اس میں ہم گناہوں اور بداعمالیوں سے بوجھل ہو کر داخل ہوتے ہیں۔ بہت سے داغ ہمارے چہرے پر لگے ہوئے ہوتے ہیں۔ بہت سی کثافتیں ہمارے جسم کو گندا کئے ہوئے ہوتی ہیں۔ ہم صفائی کی نیّت سے اور پاک نیّت سے رمضانِ مبارک میں داخل ہوتے ہیں، نہا دھو کر صاف ستھرے ہو کر باہر نکلتے ہیں اور پھر اچانک یہ محسوس ہوتا ہے کہ اب محنتوں کا دَور ختم ہوا۔ عید کے ساتھ ہی یہ دھوکہ لگ جاتا ہے کہ یہ عید نیکیوں کی عید نہیں بلکہ گناہوں کی زندگی کی طرف لوٹنے کی عید ہے۔ اور باشعور طور پر انسان یہ نہیں کرتا لیکن لاشعوری طور پر دنیا کے اکثر انسانوں کے ساتھ یہی کچھ ہوتا ہے اور وہ معلوم بھی نہیں کر سکتے کہ ہم کیوں خوش ہیں اور یہ خوشی کہیں خیر کے پردے میں چھپا ہوا شرّ تو نہیں۔

پس جو باتیں میں آپ کے سامنے کھول کر رکھ رہا ہوں، ان کے مضمون پر جب آپ غور کریں گے تو زیادہ محتاط ہو جائیں گے۔ پھر دوسری شکل یہ ہے کہ جو شخص ہر سال اپنے آپ کو پہلے سے بدتر حالت میں پائے یا ویسی ہی حالت میں پائے وہ خطرے سے باہر نہیں ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کے متعلق حضرتِ احدیّت جلّ شانہٗ نے جو یہ فرمایا کہ .... (سورۃ الضحیٰ: آیت ۵) کہ تیری آخرت پہلے سے بہتر ہے۔ تو یہ بہت وسیع مضمون ہے، اس کا میں بارہا ذکر کر چکا ہوں لیکن یہ ایک نہ ختم ہونے والا مضمون ہے۔ ہر اچھی صورتحال پر اس کا اطلاق ہوتا ہے۔ پس اس نظر سے اپنا مطالعہ کرنا چاہیئے کہ ہمارا بعد کا آنے والا رمضان گزرے ہوئے رمضان سے بہتر رہا کہ نہیں اور ہمیں اس سے بہتر حالت میں پانے والا بنا کہ نہیں اور اس سے بہتر حالت میں چھوڑنے والا بنا کہ نہیں۔

یہ تین نقطہ ہائے نگاہ ہیں جن سے اپنے حالات پر غور کرنا چاہیئے اور رمضان سے اپنے تعلقات کو سمجھنا چاہیئے۔

آئندہ چند ماہ — خوفناک فیصلوں کا وقت

اس رمضان میں خصوصیّت سے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عالم اسلام کے لئے دعا کی ضرورت ہے۔ بہت سے امور میں گذشتہ خطبات میں آپ کے سامنے کھول کر رکھ چکا ہوں۔ بہت سے ایسے خطرات ہیں جو مجھے دکھائی دے رہے ہیں۔ لیکن اُن کی تفصیل میں جانے کا وقت نہیں تھا بلکہ بعض کا تو مَیں ذکر بھی نہیں کر سکا لیکن بعض اشاروں میں اُن کے متعلق باتیں ہو چکی ہیں۔ چونکہ مَیں اب اس مضمون کو ختم کر چکا ہوں اس لئے دوبارہ اس مضمون کو چھیڑنا نہیں چاہتا لیکن یہ مَیں آپ کو مختصراً بتا دیتا ہوں کہ آئندہ چند ماہ کے اندر مسلمانوں کے متعلق ہی نہیں بلکہ دنیا کی تقدیر کے متعلق بعض ایسے خوفناک فیصلے بھی ہو سکتے ہیں کہ جن کے نتیجے میں ساری صدی دُکھوں سے چُور ہو جائے گی اور نہایت ہی دردناک زمانے کا منہ انسان دیکھے گا اور کچھ ایسے فیصلے بھی ہو سکتے ہیں جن کے نتیجے میں شیطان کی اجتماعی قوّت کے ساتھ جو آخری بھرپور حملہ ہونے والا ہے اس کا دفاع کرنے کی انسان کو اور خصوصیّت سے مسلمانوں کو توفیق مل جائے کیونکہ اگر مسلمانوں نے اس کا دفاع کر لیا تو تمام بنی نوع انسان مسلمانوں کے دفاع کے پیچھے حفاظت میں آ جائیں گے اور مسلمانوں کے دفاع کی سب سے بڑی ذمہ داری احمدیوں پر عائد ہوتی ہے۔ اور یہ بات جو مَیں کہہ رہا ہوں اس کی بناء حضرت اقدس محمد مصطفٰے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ و علٰی آلہٖ وسلم کی ایک حدیث پر ہے جس سے پتہ چلتا ہے کہ آخری دَور میں جب بلائیں اپنی انتہاء کو پہنچ جائیں گی تو اس وقت (حضرت بانی سلسلہ) کی دعائیں ہی ہیں جو اسلام کے دشمنوں سے اسلام کو اور دنیا کو بچائیں گی۔

اس رمضان کو مسلمانوں کے دفاع کا رمضان بنادیں

پس اس پہلو سے یہ رمضان عین وقت پر آیا ہے یعنی جب بلائیں کھُل کر سامنے آ چکی ہیں۔ اور کچھ ان کے پس پردہ مخفی ارادے ہیں جو ظاہر ارادوں سے بھی بدتر ہیں لیکن ہمیں اندازہ ہو چکا ہے کہ اس بلا کے پیچھے پیچھے اور بھی بہت سی بلائیں آنے والی ہیں تو اس وقت ہم رمضان مبارک میں داخل ہو رہے ہیں۔ اور دعاؤں کا خاص موقعہ ہمیں میسّر ہوگا۔ پس اس رمضان مبارک کو خصوصیّت کے ساتھ بنی نوع انسان کے دفاع کا رمضان بنا دیں۔ مسلمانوں کے دفاع کا رمضان بنا دیں۔ انسانیت کے دفاع کا رمضان بنا دیں اور اسلام کے دفاع کا رمضان بنا دیں اور دعا یہ کریں کہ اے خدا! ہم اپنی تمام تر کوششوں کے باوجود اتنی بڑی بڑی طاقتوں کا مقابلہ نہیں کر سکتے جو خود تُو نے پیدا کی ہیں اور جن کی خبر تُو نے اَصدق الصادقین حضرت اقدس محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ و علٰی آلہٖ وسلم کے ذریعے ہمیں ۱۴۰۰ سال پہلے عطا فرما دی تھی۔ پس ہم کمزور ہیں۔ نہتّے ہیں۔ بے طاقت ہیں اور ہمارے مقابل پر جو طاقتیں ہیں اُن کو تُو نے ہی اتنی دنیاوی عظمت بخش دی ہے کہ ہم اُن کے سامنے بالکل بے بس ہیں۔ پس تیری ہی طرف ہم جھکتے ہیں۔ تجھ سے ہی رجوع کرتے ہیں۔ تجھ سے ہی عاجزانہ دعائیں کرتے ہیں کہ اُن پیشگوئیوں کے دوسرے حصّوں کو بھی سچّا کر دکھا، یعنی دنیا کی یہ عظیم طاقتیں اپنے ایسے دنیاوی خزائن کے ذریعے جن کے مقابل پر ہمیں ایک دمڑی کی بھی حیثیت حاصل نہیں دنیا کے ایمان خرید رہی ہیں تو تُو ہی ہے جو اس دنیاوی دولت کے شرّ سے لوگوں کو (حضرت بانی سلسلہ) اور آپ کی جماعت کی دعاؤں کی برکت سے بچائے۔ یہ اپنے ایسے عظیم ہتھیاروں کے ذریعے جو پہاڑوں کی طرح بلند ہیں اور جن کی ڈھیریاں پہاڑوں کے برابر ہیں اور جن کے اندر ہلاکت کی ایسی طاقتیں ہیں کہ صرف اگر ایٹم بم کو ہی استعمال کیا جائے یعنی ایٹم بم کے اُن ذخائر کو استعمال کیا جائے جو امریکہ اور رُوس میں ہیں تو سائنسدان بتاتے ہیں کہ یہ ساری دنیا بیسیوں مرتبہ ہلاک کی جا سکتی ہے اور ان میں اتنی ہلاکت کی طاقت ہے کہ صرف دنیا میں بسنے والے انسان ہلاک نہیں ہونگے بلکہ اس دنیا سے زندگی کا نشان تک مِٹ سکتا ہے۔ پس یہ دعا کرنی چاہیئے کہ اے خدا! تُو نے ان بدبختوں کو دولتیں بھی اتنی دے دیں کہ ان کے مقابل پر سارے عالم اسلام کی مجموعی دولت بھی کوئی حیثیت نہیں رکھتی اور پھر ہتھیار بھی ان کو ایسے عطا فرما دیئے کہ جن میں سے صرف ایک ہتھیار کے ایک حصّے کو استعمال کر کے یہ دنیا کی بڑی بڑی قوموں کو صفحۂ ہستی سے مٹانے کی اہلیّت رکھتے ہیں اور مقابل پر ہمیں احمدیوں کو کھڑا کر دیا ہے جن کے پاس کچھ بھی نہیں۔ جو ایک بہت ہی غریب جماعت ہیں۔ لیکن ساتھ ہی ہمیں خوشخبری بھی دی اور یہ خوشخبری دی کہ تمہاری دعاؤں کو مَیں سنوں گا اور اُن دعاؤں کی برکت سے مَیں بالآخر اِن عظیم قوموں کو پارہ پارہ کر دوں گا۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ و علٰی آلہٖ وسلم نے نقشہ یہ کھینچا ہے کہ جس طرح نمک سے برف پگھلتی ہے اسی طرح تمام دجّالی طاقتیں جو انسانیت اور حق کی دشمن ہیں وہ برف کی طرح پگھل کر غائب ہو جائیں گی جیسے ان کا کوئی وجود ہی نہیں تھا تو دعاؤں کی طاقت آپ کے پاس ہے۔ اس عظمت کو پہچانیں اور یاد رکھیں کہ یہ عظمت انکساری میں ہے۔ اس بات کو کبھی نہ بھُولیں۔ دنیا کی طاقتوں اور مذہبی طاقتوں میں یہ بنیادی فرق ہے۔ دنیا کی طاقتیں تکبّر پر منحصر ہوتی ہیں اور مذہبی طاقتیں عجز پر منحصر ہوتی ہیں۔ پس دعاؤں میں اتنی زیادہ رفعت پیدا ہوگی جتنا آپ خدا کے حضور جھکیں گے۔ دعاؤں میں اتنی ہی زیادہ طاقت پیدا ہوگی جتنا آپ بے طاقتی محسوس کریں گے۔ آپ کی بے بسی کے نتیجے میں دعاؤں کو قوتیں عطا ہوں گی۔ پس اس مضمون کو خوب اچھی طرح سمجھتے ہوئے اس رمضان سے حتی المقدور فائدہ اٹھائیں اور عاجزی اور انکساری کے ساتھ بے بسی کے عالم میں خدا کے حضور بچھ جائیں۔ کہ اے خدا! اِن بڑی بڑی طاقتوں کے شرّ کے ارادوں کو باطل کر دے اور جو اِن کی خیر ہے وہ باقی رکھ۔

اپنی دعاؤں کو عصبیّتوں کے شرّ سے محفوظ کریں

ہمیں کسی قوم سے من حیث القوم نفرت کی اجازت نہیں ہے۔ نہ نفرت ہمارے خمیر میں داخل فرمائی گئی ہے۔ اس لئے ہم دنیا کی جاہل قوموں کی طرح مغربی طاقتوں کے خلاف نہ دعائیں کر سکتے ہیں نہ نفرت کے جذبے رکھ سکتے ہیں۔ ہم شرّ سے متنفّر ہیں اور اپنی دعاؤں کو خصوصیّت کے ساتھ شرّ کے خلاف رکھیں۔ قومی اور عصبی رنگ میں بعض قوموں کی ہلاکت کی دعائیں نہ کریں۔ یہ دعا کریں کہ اے خدا! جو مشرق میں تیرے عاجز بندے ہیں اُن کے ساتھ بھی کچھ شرّ وابستہ ہیں اُن کے شرّ کو بھی مِٹا دے اور جو مغرب کی عظیم طاقتیں ہیں جو ساری دنیا پر غالب ہیں ان کے شرّ کو بھی مٹا دے۔ ان کا شرّ اس لئے زیادہ خطرناک ہے کہ طاقتور کا شرّ ہمیشہ زیادہ خطرناک ہوا کرتا ہے۔ طاقتور کا شرّ زیادہ پھیلنے کی صلاحیّت رکھتا ہے۔ طاقتور کا شرّ دنیا کی خیر کو مٹا دینے کی صلاحیّت رکھتا ہے۔ پس ہم یہ نہیں کہتے کہ تیسری دنیا کی قوموں میں شرّ نہیں ہے۔ ہم یہ نہیں کہتے کہ مشرق معزّز ہے اور مغرب ذلیل ہے۔ ہم یہ کہتے ہیں کہ اس وقت مغرب میں جو شرّ پھیلانے کی طاقت ہے ویسی طاقت تاریخ میں کسی قوم کو کبھی عطا نہیں ہوئی اور یہ بات حضرت اقدس محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ و علٰی آلہٖ وسلم نے بیان فرمائی ہے کہ آخری زمانے میں جب دجّال ظاہر ہوگا تو اس کا اتنا شرّ دنیا میں پھیلے گا اور اُسے شرّ پھیلانے کی اتنی طاقت نصیب ہوگی کہ جب سے دنیا بنی ہے خدا کے تمام انبیاء کو دجّال کے شرّ سے ڈرایا گیا اور اُن کو بتایا گیا کہ آئندہ زمانے میں ایک شرّ پھیلانے والی اتنی بڑی قوم بھی دنیا میں ظاہر ہوگی۔ پس کسی عصبیّت کے جذبے کی بناء پر نہیں، کسی قومی یا نسلی تفریق کی بناء پر نہیں بلکہ خالصۃً ان پیشگوئیوں کے مضمون کو پیش نظر رکھتے ہوئے صحیح نشانے کی دعا کریں ورنہ اگر آپ ایسا نہیں کریں گے تو ہو سکتا ہے کہ آپ کی دعاؤں میں آپ کی نیتّوں کا شرّ شامل ہو چکا ہو۔ قومی عصبیتوں کا شرّ شامل ہو چکا ہو۔ نسلی تفاوت کا شرّ شامل ہو چکا ہو۔ اور کئی قسم کے ایسے شرّ ہیں جو مخفی طور پر انسان کی دعاؤں میں لگ جاتے ہیں اور اُن کے اندر زہر گھول دیتے ہیں۔ وہ مقبول دعائیں نہیں رہتیں۔ پس اس تفصیل سے آپ کو سمجھانے کی ضرورت اس لئے پیش آئی ہے کہ محض رونے اور گریہ وزاری سے دعائیں قبول نہیں ہوا کرتیں۔ دعاؤں کو اپنی مقبولیت کے لئے ایک خاص پاکیزگی اور صحت چاہیئے۔ اور جس رنگ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ و علٰی آلہٖ وسلم نے دعائیں مانگیں اور دعائیں سکھائیں اگر وہی رنگ اختیار کریں اور اپنے نفس کو اپنے شرّ سے بھی صاف رکھیں اور ہر قسم کے دوسرے شرور سے بھی پاک کریں۔ اور خالصۃً لِلّٰہ دعا کریں نہ کہ قومی نفرتوں کی بناء پر۔ تو پھر میں یقین رکھتا ہوں کہ (اللہ نے چاہا تو) ہماری دعائیں ضرور قبول ہوں گی اور یہ عظیم تاریخی دَور جس میں ہم داخل ہوئے ہیں اس کا پلّہ بالآخر (اللہ نے چاہا تو) اسلام کے حق میں ہوگا۔ اسلام کے غالب آنے کی تقدیر تو بہرحال مقدر ہے یعنی نہ مٹنے والی اٹل تقدیر ہے مگر ہماری دعا اور کوشش یہی ہونی چاہیئے کہ اس تقدیر کو ہم اپنی آنکھوں کے سامنے پورا ہوتے دیکھ لیں۔

اس کے بعد اَب مَیں واپس اسی مضمون کی طرف آتا ہوں جس کا مَیں نے ذکر کیا تھا یعنی سورۃ فاتحہ کے ذریعے نمازیں لذّت حاصل کرنا اور سورۃ فاتحہ کے ذریعے خدا تعالیٰ کی صفات کی سیر کرنا اور خدا تعالیٰ سے ایک ذاتی تعلق پیدا کرنا۔ یہ مضمون تو لامتناہی مضمون ہے لیکن ایک دو اَور خطبات اس مضمون پر اس لئے دوں گا تا کہ ہر انسان اپنے اپنے ذوق کے مطابق استفادہ کرتے ہوئے پہلے سے بہتر صحتمند نمازیں پڑھ سکے۔ پہلے سے بہتر لذّت والی نمازیں پڑھ سکے اور اپنی نمازوں سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھا سکے۔ مَیں نے یہ بیان کیا تھا کہ (تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جو تمام جہانوں کا ربّ ہے) کے ساتھ جو صفات بیان ہوئی ہیں وہ چار بنیادی صفات ہیں اور تمام صفات باری تعالیٰ کے لئے یہ ماں کا حکم رکھتی ہیں اور ہر صفت ان میں سے کسی نہ کسی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سے پھوٹی ہے یا خاص تعلق رکھتی ہے

تمام صفات باری تعالیٰ کے تعلق کی کلید

اس مضمون پر غور کرتے ہوئے ایک مرتبہ میں نے دعا کے ذریعے مدد چاہی کہ اللہ تعالیٰ اس کو مجھ پر اور کھول دے تاکہ کوئی ایسا نکتہ میں جماعت کو سمجھا سکوں جس سے ہر شخص بڑی آسانی کے ساتھ فائدہ اٹھا سکے، ورنہ رحمانیت، رحیمیت، مالکیت وغیرہ کے اوپر انفرادی طور پر غور کر کے دیگر صفات باری تعالیٰ سے ان کا تعلق تلاش کرنا ایک مشکل اور دقیق مضمون ہے جس پر ہر کسی کو دسترس نہیں، ہر شخص جس سے فائدہ نہیں اٹھا سکتا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے مجھے یہ بات سمجھا دی جو آج میں آپ کے سامنے رکھنا چاہتا ہوں کہ تمام صفات باری تعالیٰ کا تعلق صرف ربوبیت سے نہیں، صرف رحیمیت سے نہیں، رحمانیت سے نہیں، مالکیت سے نہیں بلکہ سورۃ فاتحہ کے اس پہلے بیان سے ہے کہ (تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جو تمام جہانوں کا رب ہے) یعنی ربوبیت سے نہیں بلکہ (تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جو تمام جہانوں کا رب ہے) سے ہے اور (تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جو تمام جہانوں کا رب ہے)، الرحمان کے ساتھ ہے اور رحیم کے ساتھ ہے اور مالک کے ساتھ ہے۔ گویا اسی حمد کے جوڑ کے ساتھ۔ چنانچہ جب میں نے اس پر غور کیا تو میں حیران رہ گیا کہ صرف (تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جو تمام جہانوں کا رب ہے) کے مضمون میں وہ تمام صفات بھی بیان ہو گئیں جو ہمیں معلوم ہیں اور وہ تمام صفات بھی اس کے اندر شامل ہو گئیں جو ہمیں معلوم نہیں مگر ہم سے زیادہ عالم لوگوں کو معلوم ہیں یا اس زمانے کو معلوم نہیں اور آئندہ زمانے کو معلوم ہوں گی۔ اس مضمون کو میں مزید کچھ کھول کر بیان کرتا ہوں تاکہ پھر آپ غور کے ذریعے اس سے مزید استفادہ کر سکیں۔

رب کے بہت سے معانی ہیں۔ اگر پیدا کرنے والا اور پرورش کرنے والا اور ترقی دینے والا اور محبت سے خیال رکھنے والا اور روزمرہ کی ضرورتیں پوری کرنے والا اور کمزوریوں کو دور کرنے والا اور غیروں کے شر سے بچانے والا اور حفاظت کرنے والا، یہ معنی سامنے رکھیں تو انسانوں میں سے بھی ایسے بہت سے لوگ ہیں اور بہت سے ایسے وجود جانوروں میں سے بھی ہیں جو اپنے اپنے دائرے میں رب کہلا سکتے ہیں۔ مائیں ہیں جو اپنے بچوں کے لئے رب بن جاتی ہیں۔ خواہ وہ انسانی مائیں ہوں یا جانوروں کی دنیا کی مائیں ہوں۔ خواہ وہ ادنیٰ زندگی سے تعلق رکھنے والی مائیں ہوں یا اعلیٰ زندگی سے تعلق رکھنے والی مائیں ہوں۔ ان سب میں ربوبیت کا مضمون پایا جاتا ہے، لیکن اس کے ساتھ ہم یہ نہیں کہہ سکتے کہ وہ تمام صفات کی حامل ہیں۔ پس محض ربوبیت کے نتیجے میں تمام صفات پر حاوی ہونے کا مضمون پیدا نہیں ہوتا اور زبردستی کر کے کوئی انسان کہنا چاہے کہ رب کا معنی ہے: ہر صفت کی ماں، ہر صفت سے ماں والا تعلق رکھنے والا۔ تو یہ درست نہیں ہوگا۔ لیکن جب آپ یہ کہتے ہیں کہ (تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جو تمام جہانوں کا رب ہے) تو یہ تمام جہانوں کا ایسا رب ہے جس کی ربوبیت میں تمام "حمد" شامل ہے اور "حمد" کے سوا کچھ بھی نہیں۔ یعنی ربوبیت کے جتنے بھی جلوے ظاہر ہوتے ہیں ہر جلوے پر انسان کہہ سکتا ہے کہ اس جلوہ افروز ہونے والے رب میں تمام صفات حسنہ پائی جاتی ہیں اور حمد پائی جاتی ہے

ٹیلی ویژن کی مثال

پس ایسی ربوبیت جس میں کوئی نقص نہ رہا ہو اور ایسی ربوبیت جو اپنی حمد کی وجہ سے بعض اور صفات کی متقاضی ہو جائے، اس کی بے شمار مثالیں ہیں، ایک مثال دیتا ہوں۔ آپ ایک ٹیلی ویژن کا سیٹ دیکھ لیں۔ اس ٹیلی ویژن کے سیٹ میں آپ مختلف ممالک سے آنے والی تصویریں بھی دیکھ سکتے ہیں اور ایک ملک میں دکھائی دینے والی تصویریں بھی دیکھ سکتے ہیں، یہ اس بات پر منحصر ہے کہ وہ سیٹ کس طاقت کا ہے اور کس قسم کا ہے۔ پھر اچھی تصویریں بھی دیکھ سکتے ہیں، بری بھی، شور والی بھی، کم شور والی بھی، شور کے ساتھ بھی اور رنگ بھی مختلف دیکھ سکتے ہیں اور پھر اپنی مرضی سے جب چاہیں اس ٹیلی ویژن کا تعلق جس ملک سے چاہیں فوراً کر لیں۔ اور پھر بعض دفعہ یہ کہ گھر میں بیٹھے بیٹھے ریموٹ کنٹرول کے ذریعے جو چاہیں اس سے کروا لیں تو ٹیلی ویژن کا ایک سیٹ ہے جس کی یہ عام صفات آپ کو معلوم ہیں کہ بڑی اچھی صفات ہیں لیکن بہت کم لوگ یہ غور کرتے ہیں کہ ٹیلی ویژن بنانے کے لئے کتنے علم کی ضرورت ہے اور کتنے مختلف قسم کے علوم کی ضرورت ہے اور صنعت و حرفت میں کس کس چیز پر کمال کی ضرورت ہے اور اس کے ہر پرزے کے لئے انسانی علم کے کتنے وسیع ذخیرے کی ضرورت ہے۔ یعنی انسانی علم تو وقت کے ساتھ ساتھ ترقی کرتا چلا جاتا ہے لیکن محض ایک وقت کا علم کافی نہیں ہوا کرتا۔ ترقی کرنے کے بعد اس علم کی ساری تاریخ کا علم ہونا ضروری ہے اور اس کا جو مجموعہ ہے وہ وہ ہے جو باقی گذشتہ علوم کے مراحل پر فضیلت رکھتا ہے۔ پس ایک ٹیلی ویژن میں اگر کوئی سلیکان چپ (SILICON CHIP) استعمال ہوا ہے جس کے اندر بہت سے پیغامات بھر دیئے گئے ہیں تاکہ ٹیلی ویژن اس کے ذریعہ سے زیادہ اچھا کام کرے تو سلیکان چپ کو پیدا کرنے کے لئے جتنی صلاحیتوں کی ضرورت ہے اور جتنے علوم کی ضرورت ہے وہ سینکڑوں سال کے علوم کا مجموعہ ہے اور صنعت و حرفت کے لحاظ سے جتنی مہارت کی ضرورت ہے وہ بھی ایک لمبے دور کے مجموعے کا نام ہے اور پھر ایک وقت میں ایک انسان کے بس کی بات نہیں۔ ایک وقت کے مختلف انسانوں اور مختلف قوموں کے انسانوں کی اجتماعی کوششوں کی ضرورت ہے۔ پس ایک ٹیلی ویژن بنانے والا ایک شخص تو ہو نہیں سکتا لیکن انسانوں کا وہ مجموعہ جس نے ٹیلی ویژن بنایا اس کے پیچھے اور بہت سے انسانوں کے مجموعے قطار در قطار آپ کو دکھائی دیں گے اور ان سب کے علوم کا اور ان سب کی مہارتوں کا آخری خلاصہ اس ٹیلی ویژن کی شکل میں آپ دیکھ رہے ہیں جس کے متعلق آپ کہہ سکتے ہیں کہ یہ اس وقت موجود ٹیلی ویژنز میں سے دنیا کا بہترین ٹیلی ویژن ہے۔ جتنا اچھا ٹیلی ویژن ہوگا اتنا ہی زیادہ صاحب علم لوگوں کی ضرورت ہوگی اتنا ہی زیادہ صاحب فن لوگوں کی ضرورت ہوگی۔ اتنا ہی زیادہ وسائل پر اختیار رکھنے کی ضرورت ہوگی۔ اتنا ہی زیادہ سرمائے کی ضرورت ہوگی غرضیکہ ایک ٹیلی ویژن کے ساتھ متعلق انسانوں کا ایک ہجوم دکھائی دے گا بلکہ لاکھوں کروڑوں انسان ہیں جنہوں نے مختلف وقتوں میں کچھ نہ کچھ اس کی تعمیر میں حصہ لیا ہے خواہ وہ مر چکے ہیں۔ اور اتنے علوم اس کے لئے درکار ہیں کہ عام انسان ان کی فہرست بھی پیش نہیں کر سکتا۔ اگر فہرست اس کے سامنے پڑھی جائے تو وہ سمجھ نہیں سکتا کہ یہ کیا باتیں ہو رہی ہیں۔ اب شرط یہ ہے کہ وہ ٹیلی ویژن کامل ہو اور اس کو دیکھ کر حمد کا یہ مضمون انسان کے ذہن میں ابھرے۔

پس اس ٹیلی ویژن کے اوپر آپ جتنا زیادہ یہ کہہ سکتے ہوں کہ کیا کہنے ہیں اس ٹیلی ویژن کے، تمام حمد اس کے لئے ہے تو اتنا ہی زیادہ اس کے خالق کے لئے یا وہ تمام وجود جنہوں نے اس کی تخلیق میں حصہ لیا ہے ان سب کے لئے حمد کا مضمون ثابت آئے گا۔ لیکن ٹیلی ویژن میں جو حمد جمع ہوئی ہے وہ کسی ایک شخص کے لئے نہیں ہو سکتی، جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے۔ مختلف زمانوں میں پھیلے ہوئے علوم میں محنت کرنے والے بے شمار انسان ہیں جنہوں نے اس کو بنانے میں حصہ لیا ہے اور اس وقت اس دنیا میں بھی جس کارخانے میں وہ بنا ٹیلی ویژن کی ساری ضرورتیں اس کارخانے میں پوری نہیں ہوئیں، بلکہ دنیا کے مختلف کارخانوں سے کچھ پرزے حاصل کئے گئے، کچھ ٹیکنالوجی عاریتاً لی گئی، کوئی اور مدد حاصل کی گئی تو اس کی تعریف ٹیلی ویژن میں تو مجتمع ہوئی لیکن بنانے والوں کے لحاظ سے منتشر ہو گئی اور بے شمار انسانوں کے حصے میں آئی اور مختلف زمانوں کے حصے میں آئی۔

ہر تخلیق بے شمار علوم کا تقاضا کرتی ہے

خدا تعالیٰ کے متعلق جب ہم (تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جو تمام جہانوں کا رب ہے) کہتے ہیں تو اس کی تخلیق کی ہر صنعت کی ہر خوبی بہت سے علوم کا تقاضا کر رہی ہے۔ بہت سی صفات کا تقاضا کر رہی ہے اور خدا کی صنعت پر واقعۃً ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ (تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جو تمام جہانوں کا رب ہے) واقعۃً ہر تعریف کے لائق وہ ذات ہے جس نے یہ سب کچھ بنایا ہے۔ پس صرف اس وقت کی تعریف نہیں بلکہ ان تمام زمانوں کی تعریف ہے جن زمانوں کی طرف "العالمین" کا لفظ اشارہ کر رہا ہے اور اس تمام کائنات کے ہر ذرے میں موجود صفات کی تعریف جن کی طرف لفظ "العالمین" اشارے کر رہا ہے، یہ مجتمع ہو کر پھر بکھرتی نہیں بلکہ ایک ذات میں اکٹھی ہو جاتی ہیں اور وہ ذات اللہ ہے تو اگر آپ صرف ایک جانور کو اپنے پیش نظر رکھ لیں اور اس کی تخلیق کے مختلف مراحل میں مختلف قسم کے جتنے علوم کی ضرورت پیش آ سکتی ہے اور جتنی مختلف صفات کی ضرورت پیش آ سکتی ہے کہ جن صفات کے بغیر وہ چیز بن نہیں سکتی اور اس طرح ہر وہ چیز جس پر آپ نظر ڈالیں اور گہری نظر ڈالیں وہ قابل تعریف دکھائی دے تو اس کے بنانے والے کی ہر صفت قابل تعریف ہو جائے گی کیونکہ وہ وجود ان تمام صفات کی جلوہ گری کا ایک آخری منظر ہے یعنی آخری صورت میں ظاہر ہونے والا منظر ہے جو آپ کو دکھائی دے رہا ہے۔

پس خدا تعالیٰ کے لئے جب ہم (تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جو تمام جہانوں کا رب ہے)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کہتے ہیں تو دنیا کے ہر مشاہدے میں آپ کو خدا تعالیٰ کی ایک صفت کی بجائے بیسیوں بلکہ سینکڑوں بلکہ جتنا آپ کا علم بڑھتا چلا جائے گا اتنی ہی زیادہ صفات دکھائی دینے لگیں گی اور ہر صفت کا منبع (تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جو تمام جہانوں کا رب ہے) نظر آئے گا۔ اس مضمون پر جب میں نے غور کیا تو یوں کہنا چاہیئے کہ عقل بالکل حیران و ششدر رہ گئی۔ یوں لگتا تھا کہ انسان عالم حیرتی میں غرق ہو گیا ہے۔ کائنات کے کسی ذرے میں آپ ڈوب کر دیکھیں تو پہلے ایک خدا دکھائی دے گا، پھر اس ایک خدا کے مختلف جلوے دکھائی دیں گے اور اس کی صفات بڑھتی رہیں گی مگر مرکز ہمیشہ وہی ایک ذات رہے گی۔ انتشار صفات کا ہے ذات کا نہیں اور اس ذات سے تعلق رکھنے والی ساری صفات ہیں۔ اس مضمون کو سمجھنے والی چابی (تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جو تمام جہانوں کا رب ہے) میں ہے یعنی اس رب کو ہر صفت لائق اور زیب ہے جس نے تمام جہانوں کو پیدا کیا اور تمام جہانوں کی پرورش کی۔ پس العالمین کا ہر ذرہ خدا کی طرف اشارے کر رہا ہے اور ایک ذات کی طرف اشارہ کرنے کے باوجود اس کی تمام صفات کی طرف بھی اشارے کر رہا ہے

یہ وہ پہلو ہے جس پہلو سے خدا تعالیٰ کا "تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جو تمام جہانوں کا رب ہے" کا جملہ یا بیان واقعتہً بغیر کسی تردد کے، بغیر کسی تصنع کے خدا تعالیٰ کی تمام صفات کی طرف انگلیاں اٹھا رہا ہے لیکن اس ضمن میں ایک احتیاط کی بھی ضرورت ہے اور وہ یہ ہے کہ قرآن کریم میں جس رنگ میں حمد کا مضمون بیان ہوا ہے اس کا مطالعہ کریں اور غور سے یہ بات دیکھیں کہ جہاں جہاں بھی قرآن کریم نے حمد کا لفظ استعمال کیا ہے وہاں خدا کی صفات کو سمجھنے کی کھڑکیاں کھولی گئی ہیں اور ہر کھڑکی ذات کے الگ جلوے دکھا رہی ہے اور اس مضمون کو کھولتی چلی جاتی ہے۔ پس بجائے اس کے کہ اپنے ذوقی نکتوں کے ذریعے آپ اس مضمون کو سمجھنے کی کوشش کریں قرآن کریم نے خود جو کھڑکیاں کھولی ہیں جو روزن ہمارے سامنے رکھ دیئے ہیں ان سے خدا تعالیٰ کی صفات کا معائنہ کریں تو کسی قسم کی غلطی نہیں کریں گے۔ میں نے کہا تھا کہ خدا ظالم نہیں ہے۔ اس کے باوجود سزا کا مضمون ملتا ہے۔ رب العالمین، رحمان، رحیم، مالک کا ذکر ہے، غضبناک خدا کا کوئی ذکر نہیں، اس کے باوجود سورۃ فاتحہ ختم ہونے سے پیشتر ہی ہمیں مغضوب علیہم کا مضمون نظر آ جاتا ہے تو پھر ان کا آپس میں کیا تعلق ہے؟ ان سب کا تعلق (تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جو تمام جہانوں کا رب ہے) سے ہے اور یہ مضمون آپ کو قرآن کریم کی مدد سے سمجھ آئے گا۔ اس لئے جب قرآن کریم کا مطالعہ کریں اور خصوصیت کے ساتھ جہاں تسبیح کا مضمون ہو اور حمد کا مضمون بیان ہو وہاں غور کریں اور ٹھہریں اور پھر آپ دیکھیں کہ اس کھڑکی سے آپ کو اور کیا کچھ دکھائی دیتا ہے تو وہاں آپ کو بہت سی صفات باری تعالیٰ دکھائی دینے لگیں گی۔ اس کی ایک دو مثالیں میں نے مضمون کھولنے کی خاطر چنی ہیں۔ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے .... (سورۃ الانعام: آیت: ۴۶) وہ قومیں جنہوں نے ظلم کئے ان کو جڑوں سے اکھیڑ پھینک دیا گیا .... رب العالمین خدا کو ہر حمد زیبا ہے۔ ہر حمد اسی کی ہے۔ اسی کا حق ہے کہ اس کی تعریف کی جائے۔

اگر ظالم کی جڑ نہ کاٹی جائے تو حسن ناپید ہو جائے

اگر ظلم کرنے والے کی جڑیں نہ کاٹ دی جائیں تو خدا تعالیٰ کی صفات حسنہ کے ہر جلوے کی جڑیں کاٹی جائیں اور دنیا سے حسن ناپید ہو جائے تو ...... (تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جو تمام جہانوں کا رب ہے) اسی کے ساتھ بیان کر کے یہ فرما دیا کہ جب ہم کہتے ہیں کہ رب العالمین کو ہر حمد واجب ہے۔ ہر حمد اسی کا حق ہے۔ اسی کو زیبا ہے، اسی کی شان ہے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ اپنی چیزوں کا نگران بھی ہے۔ اور ایسی چیزوں کو جو بعض خوبیوں کو ختم کرنے کی صلاحیت رکھتی ہیں، ایسی چیزوں کو جو حسن کو ناپید کرنے کی صلاحیت رکھتی ہیں، جو بدی کو پھیلانے کی طاقت رکھتی ہیں ان کو ناپید کرنے کا کام بھی رب العالمین کا ہے۔ اور اسی کو زیبا ہے اور اس کے لئے واجب ہے کہ ایسا کرے۔ پس صفات باری تعالیٰ خواہ وہ غضب کی صفات ہوں یا ناراضگی کی صفات ہوں یا ظاہراً بھی رحم و شفقت کی صفات ہوں، وہ درحقیقت رحمت اور شفقت کی ہی صفات ہیں اور ربوبیت کی ہی صفات ہیں۔ اس کی ایک اور مثال یہ ہے .... (سورۃ الرعد: آیت ۱۴) کہ "رعد" اس کی حمد کر رہی ہے یعنی بجلی کے کڑکے جو آپ بادلوں میں دیکھتے ہیں یہ خدا تعالیٰ کی حمد کر رہے ہیں .... اور ملائکہ بھی حمد کر رہے ہیں مگر اس کے خوف سے، اس کے ڈر سے۔ اب اگر آپ بجلی کو دیکھیں تو ایک سادہ انسان جس کو دنیا کا کوئی بھی علم نہیں ہے وہ بھی اس سے مرعوب ضرور ہو جاتا ہے۔ بعض دفعہ بجلی کے کڑکنے کا ایک ایسا ہیبت ناک جلوہ ہوتا ہے کہ بڑے سے بڑے انسان کا پتہ پانی ہو جاتا اور دل لرزنے لگتا ہے۔ اگر انسان واقعی ایسے طوفان میں گھر جائے جس کے سائنسی اصطلاح میں بعض خاص نام رکھے گئے ہیں مگر اس کی تفصیل کی ضرورت نہیں۔ بعض طوفان ایسی خوفناک برقی طاقتوں پر مشتمل ہوتے ہیں کہ آناً فاناً وہ بڑے بڑے شہروں کو بھسم کر سکتے ہیں اور ایک ایٹم بم کی طاقت سے بھی کئی گنا زیادہ طاقتیں ان کے اندر ہوتی ہیں۔ اس لئے اس کا تعلق خوف سے بھی ہے۔ چنانچہ جب آپ پہلی سادہ نظر میں ایک طوفان کو، بجلی کو اور خصوصاً بجلی کے کڑکوں کو دیکھتے ہیں تو آپ کا دل خائف ہو جاتا ہے اور آپ خوف کی وجہ سے خدا کی حمد شروع کر دیتے ہیں۔ یہ مضمون تو سمجھ آ گیا۔ خوف اس بات کا کہ بجلی خیر چھوڑ جائے اور اس کے شر سے ہم محفوظ رہیں جو اللہ تعالیٰ سے تعلق رکھنے والے نیک وجود ہیں ان کو بھی ملائکہ کے نام سے موسوم فرمایا گیا اور ملائکہ کے طور پر ان کا بھی ذکر کیا گیا، وہ بجلی کو دیکھ کر اس بات کی حمد کرتے ہیں کہ اے خدا! سب طاقتیں تجھ کو ہیں۔ بدی سے شر بھی نکال سکتا ہے، شر سے بدی بھی پیدا کر سکتا ہے۔ بادل جو رحمت کا پانی لے کر آتے ہیں اور ان کے ساتھ بجلی کے کڑکے بھی لگے ہوئے ہیں لیکن ان بجلی کے کڑکوں سے بھی تو خیر پیدا کر سکتا ہے۔ پس ہم تیرے حضور عاجزی اختیار کرتے ہوئے، تیرے حضور تذلل اختیار کرتے ہوئے تیری حمد کے گیت گاتے ہیں۔ ہمیں ہر چیز میں تیرا حسن دکھائی دے رہا ہے۔

یہاں "خیفۃ" کے ساتھ حسن کے مضمون کو باندھ دیا گیا یعنی صرف بجلی کا خوف نہیں ہے۔ بجلی کے خوف پر جب غور ہوا تو پتہ لگا کہ اس کے اندر بہت سے حسن چھپے ہوئے ہیں۔ بہت سی خوبیاں چھپی ہوئی ہیں۔ یہ مضمون غور کرنے کے بعد اس طرح ظاہر ہوتا ہے کہ جب ہم کہتے ہیں کہ خدا کی تخلیق میں ہر چیز میں حمد ہی حمد ہے تو بجلی سے پہلے خوف پیدا ہوا اور انسان ڈر گیا اور لرزنے لگا۔ پھر مزید غور کیا تو اس کو پتہ چلا کہ خدا محض ڈرانے والی باتیں تو نہیں کیا کرتا محض ہلاکت پیدا کرنے والی چیزیں تو نہیں پیدا کیا کرتا۔ اگر کوئی ایسی چیز ہمیں دکھائی دیتی ہے تو اس کے اندر ضرور کوئی چھپی ہوئی خیر ہے اور اس کی خیر اس کے ظاہری شر پر یقیناً غالب ہے۔ اس مضمون کو وہ تفصیل سے خواہ نہ بھی سمجھ رہا ہو لیکن اگر (تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جو تمام جہانوں کا رب ہے) کے مضمون کو سمجھتا ہے تو لازماً اس کے دل میں بجلی کے کڑکوں کو دیکھ کر بھی خوف کے بعد حمد کا مضمون پیدا ہو گا اور وہ من جملہ اس حقیقت کا اعتراف کرے گا کہ خدا کے ہر جلوے میں حسن ہے خواہ وہ جلوہ بظاہر ایک نہایت ہی خوفناک منظر پیدا کر رہا ہو۔ ایک دل ڈرانے والا اور ہول پیدا کرنے والا جلوہ دکھائی دیتا ہو اس کے اندر حمد ضرور ہے۔

بجلی کے کڑکے میں حمد کے بے شمار پہلو

اب آپ مزید غور کریں کہ وہ لوگ جن کو خدا تعالیٰ نے علم عطا فرمایا ہے وہ بجلی کے مضمون پر غور کریں تو ان کی حمد نسبتاً زیادہ حمد کی مستحق ہوگی یہ مضمون بیان کرنا ذرا مشکل تھا۔ اس لئے مجھے سمجھانے میں وقت لگا۔ حمد تو ہر حالت میں خدا ہی کو واجب ہے، اس میں تو کوئی شک نہیں لیکن کس حد تک ہمیں علم ہے کہ وہ حمد کا مستحق ہے۔ یہ مضمون اس کی حمد میں مزید وسعت پیدا کر دیتا ہے۔ پس بجلی کو دیکھنے والا ایک سادہ لوح زمیندار یا ایک بچہ بھی کچھ نہ کچھ اس سے مرعوب ہو کر خدا کی حمد کے گیت گا سکتا ہے اور انہی معنوں میں گا سکتا ہے کہ اچھا اور کچھ نہیں تو اے خدا! تو ہی اس بجلی کا مالک ہے مجھے بچا لے اور یہی میری حمد ہے۔ لیکن جتنا زیادہ علم بڑھے گا، اتنا زیادہ بجلی سے تعلق رکھنے والا حمد کا مضمون بھی پھیلتا چلا جائے گا۔ اب دنیا کے سائنسدانوں نے بجلی پر جو غور کیا ہے تو ایک بات اس میں بڑی قطعی ہے جو عام لوگوں کو معلوم نہیں کہ بجلی کے بغیر پانی برس ہی نہیں سکتا۔ پس ایک سادہ لوح بے علم آدمی کی حمد بھی اپنی توفیق کے مطابق چونکہ حمد کے جذبے سے بیان کی گئی ہے اس لئے خدا کو مقبول ہو گی لیکن اس کی حمد میں وہ لذت نہیں پیدا ہو سکتی جو لذت اس مضمون کا علم رکھنے والے کی حمد میں ہو گی۔ اگر اس کو خدا سے تعلق ہو۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یہ پانی جو بخارات بن کر آسمان پر چلا جاتا ہے، اگر بجلی نہ ہوتی تو یہ کبھی پانی بن کر دوبارہ زمین پر واپس نہ آتا۔ یہ بجلی کے کڑکے ہیں جو پانی کے باریک ذرّات کو مجتمع کر دیتے ہیں اور بھاری بنا دیتے ہیں اور پھر وہ پانی "ودق" کی طرح نیچے گرنا شروع ہو جاتا ہے۔ یہ ویسا ہی ہے جیسے بجلی سے انسان مر جاتے ہیں۔ اس لئے وہ مرتے ہیں کہ اُن کے خون میں جو لٹکے ہوئے ذرّات ہیں وہ بجلی کے گزرنے سے مجتمع ہو کر CLOTS بن جاتے ہیں اور تبھی بجلی لگے ہوئے انسان کا رنگ کالا ہو جاتا ہے کیونکہ وہ خون جم کر سیاہ ہو جاتا ہے تو پانی جمانے کے لئے بھی بجلی چاہیئے۔ اور وہ باریک ذرّے جو ہمیشہ ہوا میں معلّق رہ جاتے ہیں یہ بجلی کے کڑکے ہی ہیں جو انہیں اکٹھا کرتے ہیں اور پھر وہ بھاری ہو کر زمین پر گرنا شروع ہو جاتے ہیں تو "رعد" کی پھر یہ تعریف ہے۔ فرشتوں نے تو اپنے طور پر تعریف کی لیکن مضمون کی گہرائی میں نہیں اُتر سکے۔ "رعد" خود جانتی ہے کہ میں کیا چیز ہوں۔ فرمایا .... بجلی کا ہر کڑکا اپنے ربّ کی حمد کر رہا ہے۔ کیونکہ وہ جانتا ہے کہ وہ بھی فرشتوں کی طرح اچھے کاموں پر مامور ہے۔ اور اُس کے نتیجے میں بہت سے بنی نوع انسان کو فوائد حاصل ہو رہے ہیں۔

پھر اسی مضمون پر آپ مزید غور کریں تو یہ معلوم کر کے آپ حیران ہوں گے کہ دُنیا کی زرخیزی کا براہِ راست بجلی سے تعلق ہے۔ پس ایک سادہ لوح انسان، کم علم انسان تعریف تو کرتا ہے لیکن اس کی تعریف میں ڈر زیادہ شامل ہوتا ہے۔ بجلی کا رُعب زیادہ شامل ہوتا ہے۔ حقیقت کا علم اُس کو نہیں ہوتا لیکن بجلی خود اپنی حقیقت کو اِن معنوں میں جانتی ہے کہ جس طرح انسان خود اپنے نفس کو جانتا ہے اسی طرح کارخانۂ قدرت بھی خود اپنے آپ کو جانتا ہے لیکن اس میں ایک اَور بات داخل ہے کہ ہوا میں جو نائیٹروجن پائی جاتی ہے، یہ نائیٹروجن روئیدگی کے لئے بڑی ضروری ہے اور جتنے بھی کھیتوں میں مختلف قسم کے کیمیاء زرخیزی بڑھانے کے لئے استعمال کئے جاتے ہیں۔ ARTIFICIAL FERTILIZERS ہوں یا مختلف قسم کی گلنے سڑنے کے نتیجے میں پیدا ہونے والی کھادیں ہوں اُن سب میں جزوِ اعظم نائیٹروجن ہوتی ہے۔ اب فضا میں جو نائیٹروجن تحلیل ہو کر ہمارے ہاتھوں سے یا نباتات کے ہاتھوں سے نکل چکی ہوتی ہے اُسے دوبارہ زمین میں لانے کے لئے بجلی کے کڑکے ضروری ہیں چنانچہ وہ پانی جو آسمان سے برستا ہے۔ بجلی صرف اُس پانی کو بنانے کا کام نہیں دے رہی ہوتی بلکہ اس میں نائیٹروجن تحلیل کرنے کا کام بھی دے رہی ہوتی ہے۔ آسمان پر یہ کارخانہ بھی ساتھ لگا ہوا ہے کہ ____ اگر غذا ساتھ نہ ہو تو خالی پانی کا کیا فائدہ؟ تو آسمان سے جو پانی برستا ہے وہ اپنی غذا بھی ساتھ لے کے آتا ہے، تبھی آپ نے دیکھا ہو گا کہ دستی پانی کنوئیں کے دیں مگر آسمان سے برسنے والا ایک پانی کھیت کی جو حالتیں بدلتا ہے اور اس میں جو ایک نئی تازگی پیدا کر دیتا ہے اس پر دونوں کا آپس میں مقابلہ نہیں ہو سکتا۔ یعنی زمینی پانی، اس میں کوئی شک نہیں کہ فائدہ ضرور دیتا ہے۔ بعض جگہوں کے پانی زرخیز بھی ہوتے ہیں لیکن بارش کے ذریعے اگر نائیٹروجن دوبارہ زمین کو نہ ملتی تو یہ زمین اب تک ویرانہ ہو چکی ہوتی۔ بجلی کے کڑکوں کے ذریعہ اتنی زیادہ نائیٹروجن بنتی ہے کہ بعض سائنسدانوں کا خیال ہے کہ ساری دُنیا میں جو کارخانے نائیٹروجن بنا رہے ہوتے ہیں اُن سے کہیں زیادہ نائیٹروجن بجلی کے کڑکوں کے ذریعے ایک دن میں بنتی ہے اور پھر پانی میں تحلیل ہو کر دوبارہ مٹی کو ملتی ہے، تو اب دیکھ لیں .... (بجلی کا ہر کڑکا اپنے ربّ کی حمد کر رہا ہے) میں کیسا عجیب ایک اَور مضمون داخل ہو گیا۔ عام آدمی سمجھتا ہے کہ یہ جلانے کے لئے ہے یا ہلاک کرنے کے لئے ہے۔ غور کیا تو پتہ چلا کہ یہ جلانے اور ہلاک کرنے کے لئے نہیں بلکہ یہ روئیدگی پیدا کرنے کے لئے اور بڑھانے کے لئے ہے اور نشو ونما کی خاطر ہے۔ پس اس کی ہلاکت بھی معنی رکھتی ہے اور وہ بھی فائدے ہی کے لئے ہے مگر یہ ایک ECOSYSTEM کا مضمون ہے جس کو تفصیل سے یہاں بیان کرنا ممکن نہیں۔ لُطف کی بات یہ ہے کہ اس کا جو حِصّہ جلانے کے کام آتا ہے وہ بھی عظیم تر فوائد کی خاطر ہے۔

زندگی کا آغاز بجلی کے کڑکے سے ہوا

یہ تو زندگی کو سہارا دینے کا مضمون ہے یعنی ربوبیت کا وہ مضمون جو زندگی پیدا ہونے کے بعد جاری ہوتا ہے۔ پس .... (رعد اللہ کی تسبیح کرتی ہے) میں دیکھیں خدا تعالیٰ نے کیا کیا باتیں ہمیں دکھائیں لیکن اس کا ایک تعلق زندگی کے آغاز سے بھی ہے۔ وہ تمام سائنسدان جنہوں نے زندگی کی پیدائش پر غور کیا ہے اور دُنیا میں لاکھوں سائنسدان ہیں جن کے دن رات اس بات پر وقف ہیں وہ معمّہ حل کرنے کی کوشش کرتے رہے ہیں اور اب بھی کر رہے ہیں کہ زندگی کا آغاز کیسے ہوا تھا۔ اس بات پر وہ سب بہرحال متفق ہو چکے ہیں کہ اگر غیر معمولی طور پر طاقتور آسمانی بجلیاں سمندری پانیوں پر نہ گرتیں تو زندگی کا وہ مادہ پیدا ہو ہی نہیں سکتا تھا جس سے آگے زندگی نے وجود پکڑنا تھا۔ وہ اینٹیں نہیں بن سکتی تھیں جن سے زندگی نے تعمیر ہونا تھا۔ پس .... (بجلی کا ہر کڑکا اپنے رب کی تسبیح اور حمد کر رہا ہے) کا مضمون صرف موجودہ زمانے سے نہیں آئندہ زمانوں سے نہیں بلکہ ابتدائے آفرینش سے بھی ہے یعنی ابھی زندگی وجود میں ہی نہیں آئی تھی تو بجلی گویا ہم پر ہنس رہی تھی کہ بے وقوفو! تم مجھے سمجھا کرو گے کہ میں تو جلانے اور ہلاک کرنے والی چیز ہوں حالانکہ میری وجہ سے زندگی کا آغاز ہوا ہے۔ مجھے خدا نے تمہیں پیدا کرنے کے لئے اور کائنات میں ہر قسم کی زندگی کی صورتیں پیدا کرنے کے لئے استعمال کیا ہے تو دیکھیں، اللہ تعالیٰ کی کیا شان ہے۔ صرف ایک آیت کے ایک حصّے پر کچھ غور کریں تو آپ کو خدا تعالیٰ کی کتنی صفات دکھائی دیں گی اور پھر انسان بعض دفعہ یہ سوچتا ہے کہ کیسے ممکن ہے کہ سورۂ فاتحہ میں خدا تعالیٰ کی ۹۹ (ننانوے) صفات کا ذکر ہو حالانکہ (بجلی کا ہر کڑکا اپنے ربّ کی حمد کر رہا ہے) میں جن علوم کیطرف اشارہ ہے۔ جن صفاتِ حسنہ کی طرف اشارہ ہے جن کے بغیر (بجلی کا ہر کڑکا اپنے رب کی حمد کر رہا ہے) کا مضمون پیدا ہی نہیں ہوتا۔ وہی ننانوے (۹۹) سے زیادہ ہیں۔ بلکہ اگر آپ غور کریں تو ننانوے ۹۹ ہزار سے بھی زیادہ دکھائی دیں گی۔

سورۂ فاتحہ ایک عظیم نعمت ہے

پس یہ سورہ فاتحہ ہے جسکو آپ غور سے سمجھنے کی کوشش کریں اور اس مضمون کو اپنے دل پر جاری کریں۔ اس میں ڈوبنے کی کوشش کریں۔ اسے کشتی بنائیں اور اس میں ذاتِ باری تعالیٰ کی سیر کریں تو یہ وہ سفینہ ہے جو ایک بے کنار سمندر میں ہمیشہ ہمیش کے لئے سفر کرتا رہے گا اور کبھی آپ کو کوئی کنارہ دکھائی نہیں دے گا۔ پس اللہ تعالیٰ نے سورۂ فاتحہ جیسی نعمت جس قوم کو عطا فرما دی ہو وہ بہرحال یہ نہیں کہہ سکتی کہ اے خدا! عبادت تو تُو نے فرض کر دی اور کم سے کم پانچ وقت روزانہ کے لئے فرض کر دی لیکن ہمیں یہ نہ بتایا کہ اس عبادت کو کس طرح لذت سے بھریں، کیونکہ سورۂ فاتحہ نے سب کچھ سکھایا ہوا ہے اور یہ تو بہت محدود سا ذکر ہے۔ بے شمار ایسے راز ____ ہیں جو سورہ فاتحہ میں خزانوں کی طرح دفن ہیں۔ آپ اُن کو پاتے چلے جائیں۔ ان پر غور کرتے چلے جائیں خدا اُن کو ظاہر فرماتا چلا جائیگا۔ ہم اپنے غور سے نہیں پا سکتے مگر دل کو جتنا پاک کرتے چلے جائیں گے اللہ تعالیٰ خود آپ پر یہ مضامین ظاہر فرماتا چلا جائے گا۔ (پاک بندوں کے سوا اس کو کوئی چھو نہیں سکتا) (سورۃ الواقعہ: آیت ۸۰) کے مضمون کو پیش نظر رکھیں کہ سوائے اُن لوگوں کے جن کو خدا پاک کر دیتا ہے کوئی قرآن کریم کے مضامین کو چھو نہیں سکتا۔ پس کسی چالاکی کی ضرورت نہیں ہے۔ انسانی ذہن مختلف قسم کے ہیں۔ کوئی زیادہ قابل۔ کوئی کم قابل۔ کوئی زیادہ عالم۔ کوئی کم عالم۔ لیکن سورۂ فاتحہ کے مضمون کو سمجھنے کے لئے دل کے پاک ہونے کی ضرورت ہے۔ اور دل کلیتہً پاک ہو نہیں سکتا سوائے اس کے کہ اللہ تعالیٰ پاک کرے اور جتنا پاک کرے وہی کرے تو قرآن کریم نے یہاں یہ نہیں فرمایا کہ .... کہ صرف پاک لوگ اس کتاب کے مضمون کو چھو سکتے ہیں بلکہ فرمایا .... وہی لوگ اس مضمون کو چھو سکتے ہیں جنہیں پاک کیا جاتا ہے اور پاک کرنے والا خود خدا ہے۔ پس جتنا آپ سورہ فاتحہ کے مضمون پر غور کرتے ہوئے آگے بڑھیں گے، تان اس بات پر ٹوٹے گی کہ (ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھ ہی سے مدد مانگتے ہیں) اے خدا ہم نے خوب سیر کی، خوب لطف اٹھائے لیکن بہت کچھ دیکھنا باقی ہے اور جو کچھ دیکھا اس سے فائدہ اٹھانا باقی ہے۔ اُسے مستقلاً اپنے وجود کا حصّہ بنا لینا باقی ہے۔

پس .... ہم تیری عبادت کرتے ہیں .... اور تجھ سے ہی مدد چاہتے ہیں۔

پھر مختلف نظاروں کے ساتھ نہیں، مختلف اوقات کے ساتھ بھی سورہ فاتحہ کا مضمون بدلتا چلا جاتا ہے اور خدا کی حمد مختلف صورتوں میں ہمارے سامنے ظاہر ہوتی ہے۔ فرمایا .... (سورہ طٰہٰ آیت ۱۳۱) کہ اللہ کی حمد، اُس کی پاکیزگی بیان کرتے ہوئے کیا کرو .... سورج نکلنے سے پہلے اور سورج غروب ہونے سے پہلے۔ یہ دو مختلف بدلتی ہوئی حالتیں ہیں۔ ان سب کا تعلق ربوبیت کے ساتھ ہے کہ (اللہ کی حمد اسکی پاکیزگی بیان کرتے ہوئے کیا کرو) فرمایا اس مضمون کو بھی سائنسدانوں نے جتنا کھنگالا ہے اتنا ہی اسکے پیچھے ان کو عظیم معرفتوں کے خزانے دکھائی دیے ہیں۔

خلاصہ کلام یہ ہے کہ سورج کا نکلنا اور سورج کا غروب ہونا اور وہ نظام جسکے ساتھ سورج کے نکلنے اور غروب ہونے کا تعلق ہے۔ یہ زندگی کی سپورٹ SUPPORT کے لئے اور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اور زندگی کو یہاں قائم رکھنے کے لئے انتہائی ضروری ہے۔ اگر سورج کا یہ نکلنا اور غروب ہونا نہ ہوتا تو اس کرۂ ارض پر زندگی پیدا ہو ہی نہیں سکتی تھی۔ زندگی پیدا ہو بھی جاتی تو مر جاتی اور اس کے باقی رہنے کا کوئی سوال پیدا نہ ہوتا۔

اب یہ جو فرمایا کہ (اللہ کی حمد اسکی پاکیزگی بیان کرتے ہوئے کرو۔ سورج طلوع ہونے سے پہلے اور غروب ہونے سے پہلے) تو اس میں غور کرنے کی کھڑکیاں ہمارے سامنے کھول دیں۔ فرمایا کہ موسموں کے بدلنے پر غور کرو۔ دن اور رات کے بدلنے پر غور کرو۔ ان کی بدلتی ہوئی ہیئتوں پر غور کرو اور یہ معلوم کرو کہ سورج نکلنے سے پہلے پہلے وہ کیا تغیّرات برپا ہو رہے ہوتے ہیں جو ربوبیت کے جلوے تم تک پہنچانے میں مددگار ہوتے ہیں یا جن کے ذریعے ربوبیت اس دنیا میں جلوہ گر ہوتی ہے اور سورج غروب ہونے سے پہلے پہلے کون سے تغیّرات لازم ہوتے ہیں۔ جو سورج کو غروب کرنے پر مجبور کرتے ہیں۔ ورنہ زندگی اس دنیا میں باقی نہ رہ سکتی اور ربوبیت کا نظام درہم برہم ہو جاتا۔ پس سورج کے طلوع سے بھی ربوبیّت کا تعلق ہے اور سورج کے غروب سے بھی ربوبیّت کا تعلق ہے اور وقت کے بدلنے کے ساتھ ربوبیت مختلف رنگ میں جلوہ گر ہے۔ اب جیسا کہ میں نے اشارۃً آپ کو بتا دیا ہے کہ سائنس دانوں نے اس مسئلے پر بھی غور کیا ہے اور تمام دنیا کے سائنس دان جو اس مضمون سے تعلق رکھتے ہیں، اس بات پر متفق ہیں کہ موسموں کے ادلنے بدلنے اور دن کے ادلنے بدلنے کا زندگی کے ساتھ اتنا گہرا رابطہ ہے اور زندگی کے قائم رہنے اور اسکی ترقی کے ساتھ اتنا گہرا رابطہ ہے کہ اس میں اگر آپ تھوڑا سا تغیّر و تبدل بھی کر دیں تو یہ رابطے ٹوٹ جائیں اور یہ کرۂ ارض جس پر ہم بستے ہیں یہ زندگی کے بسانے کے لائق نہ رہے پس (تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جو تمام جہانوں کا رب ہے) میں ان تمام صفاتِ حسنہ کا بھی ذکر آ گیا جن کا موسموں کے تغیّر و تبدّل سے تعلق ہے اور موسموں کے تغیّر و تبدل کے ساتھ بہت گہرے مضامین وابستہ ہیں۔ بے شمار صفات کا اس سے تعلق ہے تو اپنے علم کے مطابق ہم ربوبیت کے نئے مضامین پر اطلاع پا سکتے ہیں اور جتنا ہم علم بڑھائیں گے اتنا ہی زیادہ ہم دنیا میں خدا تعالیٰ کی سیر کریں گے۔

دنیا کی سیر کرکے خدا کے مزے اٹھائیں

"سیر فی اللہ" جو صوفیوں کی اصطلاح ہے اُس کا یہ مطلب ہے کہ اللہ کی ذات میں سیر کرو۔ باہر کی سیر تو ایک سیر ہوتی ہی ہے لیکن اس سیر کا فائدہ کوئی نہیں۔ (زمین میں چلو پھرو) کا کوئی فائدہ نہیں اگر انسان "سیر فی اللہ" کے لائق نہ بن سکے۔ پس دنیا کی سیر کریں لیکن مزے خدا کے اٹھائیں۔ اگر دنیا کی سیر کرکے دنیا ہی کے مزے اٹھا کر رہ جائیں گے تو آپ کی ساری زندگی بیکار جائیگی۔ یہ وہ مضمون ہے جو سورہ فاتحہ ہمیں سکھاتی ہے اور جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے اپنی نماز میں آپ سورۂ فاتحہ کے اس پہلے جزو پر ہی غور کرنا شروع کریں تو ساری زندگی کی نمازیں لذت سے بھر سکتی ہیں اور آپ اس مضمون پر عبور نہیں حاصل کر سکتے۔ یہ مضمون ہمیشہ آپ پر غالب رہے گا۔

اب چونکہ وقت زیادہ ہو گیا ہے اسلئے اس کا دوسرا حصہ (اللہ نے چاہا تو) آئندہ خطبے میں بیان کروں گا۔

براہِ راست خطبہ سُننے والے ممالک

ہاں خطبہ ختم کرتے ہوئے میں آپ کو یہ بتا دوں کہ اللہ تعالےٰ کے فضل سے مختلف ممالک کو براہِ راست خطبہ سننے کا شوق پیدا ہو رہا ہے۔ اور اس سے کافی استفادہ بھی کر رہے ہیں۔ پہلے بھی میں نے بعض دفعہ ان ممالک کے نام بیان کئے ہیں درمیان میں وہ فہرست میرے سامنے نہیں رکھی گئی اسلئے میں ذکر نہیں کر سکا۔ جن لوگوں نے کافی محنت کرکے اور خرچ کرکے براہِ راست خطبے میں شامل ہونے کا انتظام کیا ہے وہ اگر میری زبان سے یہ سنیں کہ میں جانتا ہوں آپ خطبہ سن رہے ہیں تو اُن کو بہت خوشی ہوتی ہے۔ پھر وہ خوش ہو کر خط بھی لکھتے ہیں کہ جب آپ نے ہمارا نام لیا تو بڑا مزا آیا۔ پس یہ ان کا حق ہے۔ اسلئے میں ان کے نام لے دیتا ہوں لیکن ہمیشہ نہیں لے سکوں گا

اب رمضان کا مہینہ آ رہا ہے تو اُن کو بھی آپ دعاؤں میں یاد رکھیں جنہوں نے آج کے زمانے سے اس طرح استفادہ کیا کہ دنیا تو گندی فلمیں دیکھنے کے لئے ہوائی یعنی آسمانی ذرائع سے ٹیلی وژن اور ریڈیو کے رابطے پیدا کرتی ہے اور احمدی دنیا میں ایک نئی رسم ڈال رہے ہیں کہ نیک باتیں سننے کے لئے اور بنی نوع انسان میں ایک روحانی وحدت پیدا کرنے کی خاطر وہ خدا تعالیٰ کی ان نعمتوں سے فائدہ اٹھا رہے ہیں۔

پچھلے یکم اور آٹھ (مارچ) کے خطبات جن جن ممالک نے سُنے ہیں اُن میں فرانس ہے۔ جاپان ہے۔ ناروے ہے۔ ماریشس ہے۔ ڈنمارک ہے اور یوکے کے اندر بہت سے ایسے شہر ہیں جنہوں نے براہ راست یہ خطبات سنے اور جرمنی میں بھی ایسے بہت سے شہر ہیں جنہوں نے خطبات براہِ راست سنے۔ یکم مارچ میں غالباً جرمنی شامل نہیں ہو سکا لیکن ۸ مارچ میں فرانس، ماریشس، ڈنمارک، ناروے، جاپان اور جرمنی اور یوکے کے بہت سارے شہر شامل تھے۔

پس آپ سب جو میری آواز کو سن رہے ہیں میں آپ کو اپنی طرف سے بھی اور ساری یوکے کی جماعت کی طرف سے بھی محبت بھرا اسلام کہتا ہوں۔ ہم بھی آپ کو دعاؤں میں یاد رکھیں گے۔ آپ بھی ہم سب کے لئے دعائیں کرتے رہیں اور عالم اسلام کے لئے اور بنی نوع انسان کے لئے ان دعاؤں کو نہ بھولیں جن کا میں نے ابتداء میں ذکر کیا تھا۔

وصایا

ضروری نوٹ:۔

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جا رہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری
مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل ۲۷۹۶۱ میں محمد سعید ولد محمد صدیق شاہد گورداسپوری قوم راجپوت پیشہ مربی سلسلہ عمر ۲۷ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 5-A کوارٹرز تحریک جدید ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۱۵/۱/۹۱ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ ۹۸۰/- روپے ماہوار بصورت الاؤنس مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد۔ محمد سعید 5-A کوارٹرز تحریک جدید ربوہ۔ گواہ شد نمبر۱ عبدالشکور وصیت نمبر ۱۴۴۲۶۔ گواہ شد نمبر۲۔ محمد صادق وصیت نمبر ۱۰۸۲۹۔

مسل ۲۷۹۶۲ میں بشریٰ بیگم زوجہ محمد سعید خالد مربی سلسلہ قوم گجر پیشہ خانہ داری عمر ۲۲ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 5-A کوارٹرز تحریک جدید ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۱/۲/۹۱ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (۱) زیورات طلائی ۱۰۷ گرام ۳۰۰ مگ مالیتی ۲۱,۳۶۵/- روپے (۲) حق مہر بذمہ خاوند ۱۰,۰۰۰/- روپے اس وقت مجھے مبلغ ۱۰۰/- روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ بشریٰ بیگم زوجہ محمد سعید خالد 5-A کوارٹرز تحریک جدید ربوہ گواہ شد نمبر۱ محمد صادق وصیت نمبر ۱۰۸۲۹ گواہ شد نمبر۲۔ عبدالشکور وصیت نمبر ۱۴۴۲۶

مسل ۲۷۹۶۳ میں غلام رسول عابد ولد میاں اللہ دین صاحب قوم سندھو پیشہ فارغ عمر ۶۷ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 6-38/7 ملیر توسیعی کالونی کراچی بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۱/۲/۹۱ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (۱) مکان مالیتی ۹۰,۰۰۰/- روپے (۲) نقد رقم ۲۰,۰۰۰/- روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ ۲۰۰/- روپے ماہوار بصورت جیب خرچ از پسران مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی

باقی صفحہ ۷ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ملکی خبریں

○ وزیر اعظم نے قومی ٹیکسوں کی تقسیم کے اہم ترین ایوارڈ کا اعلان کر دیا ہے ۔ ایوارڈ کے متفقہ فارمولے کے تحت پنجاب کو وفاقی محصولات میں سے ۵۷ ، فیصد سندھ کو ۲۳ ، فیصد سرحد کو ۱۳ فیصد اور بلوچستان کو ۵ ۔ فیصد ملے گا ۔ یہ ایوارڈ آبادی کی بنا پر دیا گیا ہے ۔ صوبے اپنا خسارہ خود برداشت کریں گے اپنا منافع بھی خود رکھیں گے
وزیر اعظم نے اعلان کیا کہ اس اعلان کے ذریعے سے پاکستان میں منفی سیاست ٹال مٹول اغوا اور سرد خانے کی سیاست کو ہمیشہ کے لئے خیرباد کہہ دیا گیا ہے ۔

○ سندھ کے مشہور سیاسی رہنما مخدوم محمد امین فہیم نے اعلان کیا ہے کہ مخدوم خاندان پیپلز پارٹی کا اٹوٹ انگ ہے انہوں نے وضاحت کی کہ جام صادق علی کے ساتھ عمرے پر جانا سیاسی نہیں بلکہ ایک مذہبی فریضہ تھا ۔

○ سندھ کے وزیر اعلیٰ نے کہا ہے کہ جاپانی طالب علموں کی رہائی کے لئے تاوان نہیں دیا جائے گا ۔

○ جھنگ میں ایک بازار میں بم کا دھماکہ ہونے سے ایک شخص ہلاک اور ۱۶ ، زخمی ہو گئے ۔

○ حکومت نے گندم کی امدادی قیمت ۱۱۲ ، روپے فی ۴۰ ، کلوگرام مقرر کر دی ہے اور کہا ہے کہ امید ہے کہ اس سے گندم کے کاشت کاروں کی حوصلہ افزائی ہوگی ۔

○ وزیر اعظم نے کہا ہے کہ انہوں نے امریکہ سے کسی قسم کی امداد کی درخواست نہیں کی ۔

○ سندھ میں ۲۰۰ ، سے زیادہ شہری ڈاکوؤں نے یرغمال بنا رکھے ہیں ۸۴ء سے ۹۰ء تک ۶ ، ہزار اغوا شدہ افراد نے تاوان ادا کر کے ڈاکوؤں سے رہائی حاصل کی ۔ سندھ پولیس کے ۲۰ ، فیصد اہلکار ڈاکوؤں سے حصہ لیتے اور ۶۰ ، فیصد تعاون کرتے ہیں تاوان ادا نہ کرنے پر ایک ہزار سے زائد افراد ڈاکوؤں کے ہاتھ مارے جا چکے ہیں ۔

○ سندھی ڈاکو محب شیدی نے مزید دس ہزار ڈاکوؤں کی بھرتی شروع کر دی ہے ۔

غیر ملکی خبریں

○ امریکہ کے صدر بش نے کہا ہے کہ پاکستان کو سخت پیغام بھیجنے کا ارادہ رکھتا ہوں انہوں نے کہا کہ پاکستان کے ایٹمی ہتھیاروں کے خاتمے کے لئے ضروری اقدامات کرنے پر اصرار کرتا رہوں گا ۔

○ عراق کے صدر صدام حسین سے مذاکرات کے لئے کرد رہنما بغداد پہنچ گئے ہیں ۔ کردوں کا یہ وفد کردوں کو مکمل خود مختاری دلانے کے لئے عراقی حکومت پر زور دے گا ۔

○ امریکی محکمہ خارجہ نے اس امید کا اظہار کیا ہے کہ اس سال امریکہ اور روس افغانستان میں اپنی مداخلت ختم کر دیں گے ۔

○ امریکہ نے خطرناک ہتھیاروں کو تلف کر دینے کے لئے عراقی فہرست مسترد کر دی ہے ۔ عراق نے اپنی فہرست میں دعویٰ کیا تھا کہ اس کے پاس ایٹمی یا جراثیمی ہتھیار موجود نہیں ہیں ۔

○ مقبوضہ کشمیر کے کونے کونے میں حریت پسندوں اور بھارتی فوجیوں کے درمیان جھڑپیں جاری ہیں ۔ کاروبارِ زندگی معطل ہو کر رہ گیا ہے ۔ بنکوں میں لین دین کا کام ہفتہ میں تین دن کر دیا گیا ہے ۔

○ اسرائیل کے لیڈروں سے امریکی وزیرِ خارجہ جیمز بیکر کے مذاکرات ناکام ہو گئے ہیں ۔
پی ایل او نے مطالبہ کیا ہے کہ امریکہ اس کے ساتھ دوبارہ مذاکرات شروع کر دے ۔

○ عراق کے شہر سلیمانیہ میں عراقی فوج اور باغیوں کے درمیان سخت لڑائی جاری ہے ۔ سینکڑوں افراد کے ہلاک ہونے کی اطلاعات ملی ہیں ۔ بہت سے دوسرے شہروں سے بھی باغیوں اور عراقی افواج میں تصادم کی اطلاعات ملی ہیں ۔

بقیہ: صفحہ ۶ سے آگے

ہوگی ۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے ۔ العبد ۔ غلام رسول عابد 6-38/7 بلیر توسیعی کالونی کراچی ۔ گواہ شد نمبر۱ طاہر محمود بشیر موصی وصیت نمبر ۲۴۵۲۷ گواہ شد نمبر۲ ۔ طاہر اشفاق وصیت نمبر ۲۵۹۶۶ ۔

اطلاعات و اعلانات

درخواست دعا: ۔ مکرم قاری محمد شریف صاحب معلّم چک ۸۹ ج ب رتن ۔ ضلع فیصل آباد کی اہلیہ میو ہسپتال لاہور میں زیر علاج ہیں ۔

○ مکرم سعید کلیم صاحب محلّہ دارالعلوم غربی ربوہ کی اہلیہ صاحبہ شدید بیمار ہیں ۔ اور فضلِ عمر ہسپتال میں داخل ہیں ۔

○ عزیزہ عفت بشریٰ بنت رفاقت احمد صاحب کی آنکھ کا آپریشن تجویز ہوا ہے ۔

○ مکرم ناصر احمد صاحب بلوچ کی اہلیہ صاحبہ تقریباً ایک ماہ سے بیمار ہیں ۔

○ محترمہ آمنہ بیگم صاحبہ آف شیخ پور وڑائچ ضلع گجرات حال مقیم راولپنڈی چند ماہ سے بعارضہ قلب بیمار ہیں ۔

احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ان سب کو جلد صحت کاملہ و عاجلہ سے نوازے ۔

سانحہ ارتحال: مکرم محمود احمد صاحب جو ایک لمبا عرصہ تک جماعت احمدیہ کھیوڑہ کے صدر رہے مورخہ ۳۱ ۔ مارچ ۱۹۹۱ء کو صبح پونے گیارہ بجے اپنے مولائے حقیقی سے جا ملے ۔

○ محترم چوہدری محب الرحمان صاحب ابن چوہدری محمد عثمان خان صاحب اہرانوی ساکن چک ۸۸ ج ب ہسیانہ ضلع فیصل آباد مورخہ ۱۰ ، اپریل ۱۹۹۱ء بمطابق ۲۴ ، رمضان المبارک بروز بدھ اچانک ہارٹ اٹیک ہو جانے سے انتقال فرما گئے ۔

اسی روز رات ۹ بجے جنازہ ربوہ لایا گیا ۔ نماز جنازہ بیت المبارک میں بعد نماز فجر محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد مؤرخ احمدیت نے پڑھائی ۔ لبعد ازاں بہشتی مقبرہ میں تدفین ہوئی ۔ قبر تیار ہونے پر محترم چوہدری عبدالسلام صاحب سابق محافظ خاص نے دعا کروائی ۔

ہفتہ اشاعت اطفال الاحمدیہ
۱۹ تا ۲۶ اپریل

۱۹ تا ۲۶ ، اپریل مجلس اطفال الاحمدیہ پاکستان کی طرف سے ہفتہ اشاعت منایا جا رہا ہے ۔ اس ہفتہ کے دوران زیادہ سے زیادہ اطفال کو تشحیذ الاذہان کا خریدار بنایا جائے ، اطفال کو تشحیذ کے مطالعے کی طرف رغبت دلائی جائے ، اطفال سے مضامین کہانیاں وغیرہ لکھوا کر تشحیذ کی قلمی اعانت کی جائے ۔ اس سال جو مقابلہ مقالہ نویسی بعنوان "سیرت حضرت امام جماعت احمدیہ (الثانی) منعقد ہو رہا ہے ۔ اس سلسلے میں اطفال کی رہنمائی کی جائے ۔ اس مقالے کے مرکز میں پہنچنے کی آخری تاریخ ۱۵ ، اگست ۱۹۹۱ء ہے ۔ اس سلسلے میں تفصیلی سرکلر بعد میں ارسال کر دیا جائے گا ۔

سیکرٹری اشاعت
اطفال الاحمدیہ پاکستان

دوا تدبیر ہے اور دعا اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے

کامیاب علاج ہمدردانہ مشورہ

تبخیرِ معدہ ، پرانی خارش و چنبل ، خونی و بادی بواسیر ، دائمی نزلہ و زکام ، ذیابیطس ، کالی کھانسی ، دمہ ، مرضِ اٹھرا اور

بے اولاد مردوں اور عورتوں کا کامیاب علاج

بیرونجات کے مریض اپنے حالات لکھ کر دوا منگوا سکتے ہیں

مردانہ و زنانہ خاص امراض کیلئے پرچہ تشخیص و تجویز خط لکھ کر منگوایا جا سکتا ہے

مطب ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
NASIR ناصر
پوسٹ بکس ۶۰ ـــ فون : ۵۳۴ ، ۶۳۴

روزنامہ **الفضل** ربوہ
پبلشر : آغا سیف اللہ ، پرنٹر : قاضی منیر احمد
مطبع : ضیاء الاسلام پریس ۔ ربوہ
مقام اشاعت : دارالنصر غربی ۔ ربوہ
قیمت
ایک روپیہ
پچاس پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

الشفیق ٹیکنیکل ٹریننگ سنٹر ربوہ

قائم شدہ ۱۹۷۸ء

پنجاب بورڈ آف ٹیکنیکل ایجوکیشن لاہور سے منظور شدہ

فون نمبر ۵۹۲

کلاسیں صبح و شام — بیکار نہ رہیئے ہنر سیکھیئے

ریفریجریشن اینڈ ایئر کنڈیشننگ - الیکٹریشن

داخلہ کے لئے تعلیم مڈل / میٹرک

مدت کورسز ۶ ماہ (۳۰۰ گھنٹے)

داخلہ جاری ہے

امتحان حکومت لیتی ہے اور وہی سند جاری کرتی ہے۔

سونے کی بہترین ورائٹی کا مرکز

طاہر گولڈسمتھ

طارق مارکیٹ اقصیٰ چوک ربوہ

فون دکان ۶۴۳ — فون رہائش ۷۵۶

فینسی اور پائیدار زیورات آرڈر پر بھی تیار کئے جاتے ہیں

واشنگ مشین - جمبو - صوبی نیشنل سلیقہ

حسن ٹریڈرز

فون ۴۵۴

طلائی و نقرئی زیورات کی معیاری دوکان

الحمد جیولرز

اقصیٰ روڈ ربوہ

کراچی میں معیاری سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز

الکریم جیولرز

بازار فیصل کریم آباد (چورنگی) کراچی

فون ۶۸۵۵۱۱

پروپرائیٹرز

میاں عبداللطیف شاہکوٹی اینڈ سنز

طبی معائنہ مفت

ڈاکٹر مختار احمد باجوہ ایم۔ بی۔ بی۔ ایس آر۔ ایم۔ پی

اوقات : عصر تا عشاء

بروز جمعرات معائنہ مفت کیا جاتا ہے

عطاء میڈیکوز

اقصیٰ روڈ۔ ربوہ

فون ۸۷۱

ربوہ میں آپکے جیولرز

پاک گولڈسمتھ

فون : ۵۵۰

گھر : ۷۴۹، ۵۴۹

گولبازار۔ ربوہ

انگریزی ادویات اور ٹیکہ جات کا مرکز

کنٹرول ریٹ پر اور بارعایت

بہتر تشخیص — مناسب علاج

کریم میڈیکل ہال

گول امین پور بازار فیصل آباد

فون ۳۴۱۳۴

گول بریز

ریفریجریٹر۔ ایئر کنڈیشنر۔ ڈیپ فریزر اور آٹومیٹک واشنگ مشین کی معیاری مرمت کے لئے۔

۵۸ ایگرو اسکوائر شادمان مین مارکیٹ لاہور

فون : ۴۸۸۸۴۴ — ۴۸۰۹۴۴

بے اولاد

مردوں کیلئے کورس 200/-

SPERMATOZOA COURSE

عورتوں کیلئے کورس 75/-

STERILITY COURSE

ATHRA COURSE 90/- اٹھراء کورس

تفصیلی لٹریچر مفت

کیورٹو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی رجسٹرڈ ربوہ

فون : ۱۷۱، ۶۰۶، ۶۰۷

نرینہ اولاد سے محروم حضرات، مرض اٹھراء کی شکار دکھی عورتوں کے لئے امید کی کرن

اٹھراء کی گولیاں

نرینہ اولاد کیپسولز

بفضل تعالیٰ لڑکا پیدا ہوتا ہے

طاقت کا سرچشمہ

گولڈن پلز

پٹھوں کی کمزوری اور اعضائے رئیسہ کیلئے بے حد مقوی آزمودہ

تبخیر معدہ کے لئے مفید گولیاں

دواخانہ

محافظ صحت

ایچ۔ کے۔ این

گیس سینہ کی جلن اور نظام ہضم کی درستی کیلئے بے مثل

مشہور زمانہ حکیم نظام جان کے فرزند حکیم عطاء الرحمٰن

علوی (رجسٹرڈ) اینڈ سنز۔ گول چوک۔ اوکاڑہ

برانچ : کوٹ نہال سنگھ گلی ۲ مکان ۲/۷ مین سٹریٹ اوکاڑہ

حبوب مفید اٹھرا

HABOOB-I-
MUFEED-I-ATTHRA

۲۰ گرام ۱۵/- روپے

۶۰ گرام ۴۵/- روپے

NASIR ناصر

ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) ربوہ

قدیمی ■ اوّلین ■ شہرہ آفاق

سنہ ۱۹۱۱ء سے ایک ہی نام

دواخانہ حکیم نظام جان

چوک گھنٹہ گھر۔ گوجرانوالہ فون ۳۹۹۷

برانچیں

- کراچی : فون : ۴۱۳۲۵۱
- لاہور : D-1-3 گلشن راوی
- ملتان : چوک جان محمد معصوم شاہ روڈ
- منڈی بہاؤالدین : بالمقابل شاہ تاج شوگر مل
- رحیم یار خان : فون : ۴۷۹۹
- ربوہ : اقصیٰ چوک کالج روڈ۔ فون نمبر ۵۵۸

■ نرینہ اولاد سے محروم ■ بے اولاد ■ اٹھراء ■ سوکھا ■ گرمی ■ گیس کا علاج کرنیوالے

سنہ ۱۹۱۱ء سے مصروف خدمت

مشہور دواخانہ (رجسٹرڈ)

چوک گھنٹہ گھر۔ گوجرانوالہ

پوسٹ بکس نمبر ۱۹۰

فون ۰۴۳۱ — ۷۴۸۴۴ / ۷۶۴۹۷

زیر نگرانی : حکیم عبدالحمید اعوان ابن حکیم نظام جان

برانچیں : - ربوہ : اقصیٰ چوک نزد لیٹر بکس، ملتان : نزد پرانی کوتوالی حضوری باغ روڈ، لاہور : جوہر ٹاؤن فیز I بالمقابل مسجد چک مزنگ نزد آخری سٹاپ ممتاز مارکیٹ وفاقی کالونی نیو کیمپس روڈ، چوک قلعہ کالروالہ : تحصیل پسرور ضلع سیالکوٹ، کراچی : محمود آباد ۳ نزد شبیر ڈاکخانہ۔

خواتین کیلئے انتظام کیساتھ

پتہ